سورة النحل

آیات ۸۴ - ۹۳

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٨٤﴾ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا
الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ
شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا مِنْ دُونِكَ ۖ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٨٦﴾ وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ
السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٨٧﴾ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ
الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ﴿٨٨﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا
عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ
عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا ۚ
تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٩٢﴾ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَ
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾

سُوْرَةُ النَحل

مكية

آيات 128

أَتَىٰٓ أَمْرُ ٱللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ①

سورت کا مرکزی مضمون: توحید کا اثبات اور شرک کی نفی (اسلام کے بنیادی عقائد یعنی اللہ کی الوہیت، حاکمیت، وحی الٰہی، بعث بعد الموت کا عقیدہ، رسول کی دعوت کو نہ ماننے کے نتائج پر تنبیہ و فہمائش اور حق کی مخالفت پر زجر و توبیخ)

آیات 1 تا 21	آیات 22 تا 34	آیات 35 تا 40	آیات 41 تا 60
توحید (خالقیت، ربوبیت، اور قدرت) کے تکوینی اور عقلی دلائل	مشرکین (مستکبرین) کے خلاف فردِ جرم — دنیا و آخرت میں ان کی جزا	مشرکین کی بعض گمراہیوں اور باطل نظریات کا تذکرہ اور اُن کی تردید	مومنین کو ہجرت کی بشارت و جزا، مشرکین کو ان کی سرکشی پر تہدید و وعید اثباتِ توحید اور تردیدِ شرک کے دلائل

آیات 61 تا 65	آیات 66 تا 83	آیات 84 تا 89	آیات 90 تا 95
نزولِ قرآن کی حکمتوں کی وضاحت مشرکین کو تنبیہ - اللہ کی دی گئی مہلت کا وقت ہر گز آگے پیچھے نہیں ہوتا	اثباتِ توحید و آخرت اور شرک کی تردید کے مزید دلائل - اللہ کی بے شمار نعمتوں اور مشرکین کا ان نعمتوں کا کفران	مناظرِ قیامت سے مشرکین اور منکرینِ آخرت کو تخویف رسول کی امت پر دعوت پہنچادینے کی گواہی، شہادت علی الناس	ہدایاتِ ربانی -(عدل، احسان، قرابت داری کی ہدایت - بے حیائی، برائی اور ظلم کی ممانعت)-ایفائے عہد کی تاکید

آیات 96 تا 105	آیات 106 تا 111	آیات 112 تا 119	آیات 120 تا 124
حق پہ ثابت قدمی دنیا و آخرت میں بہترین صلے کا باعث، قرآن سے اخذِ ہدایت کی راہ میں شیطان رکاوٹ - اس کے شر سے بچو	حق کے راہیوں کو صبر و استقامت کی تلقین اسلام سے برگشتہ ہونے والے کو سخت وعید اہل ایمان کو ہجرت کا اشارہ اور اس کا اجر	قریشی قیادت کو ایک تمثیل کے ذریعے سے کفرانِ نعمت کی سزا کی تنبیہ توحیدِ حاکمیت-(خود حلال و حرام نہ ٹھہراؤ)	سیرتِ ابراہیمؑ سے توحید اور شکر پر استدلال ابراہیمؑ اپنی ذات میں خود ایک امت قریش کو ابراہیمؑ کے راستے پر چلنے کی ہدایت

اختتامیہ (آیات 125 تا 128): مسلمانوں کو حکمت و موعظت کے ساتھ دعوت کی ہدایت، صبر و استقامت کی تلقین، صبر و استقامت کے حصول کا ذریعہ تعلق باللہ ہے، مکر اور سازشوں سے دل شکستہ نہ ہونے کی ہدایت

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ

وَيَوْمَ نَبْعَثُ - اور جس دن کھڑا کریں گے ہم

بَعَثَ يَبْعَثُ ، بَعْثًا : بھیجنا، موت کے بعد دوبارہ اٹھانا، کھڑا کرنا

مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا - ہر امت میں سے ایک گواہ

اُمَّةٌ : امت، قوم

شَهِيْد : شَهَادَةٌ سے اسم فاعل (گواہ)

ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا - پھر نہ اجازت دی جائے گی ان کو جو کافر ہیں (بولنے کی)

اَذِنَ يَاْذَنُ ، اِذْنًا
اجازت دینا

وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ - اور نہ ان کے عذر قبول کیے جائیں گے (ع ت ب)

اِسْتَعْتَبَ يَسْتَعْتِبُ ، اِسْتِعْتَابًا - عتاب دور کرنا، عذر قبول کرنا، توبہ کا مطالبہ کرنا (X)

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ - اور جب دیکھیں گے ظالم لوگ

رَاٰى يَرٰى ، رُؤْيَةٌ : دیکھنا

ظَلَمُوا الْعَذَابَ - عذاب کو

فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ - تو نہ ہلکا کیا جائے گا ان سے (عذاب)

خَفَّفَ يُخَفِّفُ ، تَخْفِيْفًا : کم کرنا، ہلکا کرنا (II)

وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ - اور نہ ہی وہ مہلت دیئے جائیں گے

اَنْظَرَ يُنْظِرُ ، اِنْظَارٌ : مہلت دینا (IV)

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ - اور جب دیکھیں گے وہ لوگ

قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَ اَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ۨالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾

اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ - وہ جنھوں نے شریک کیا ، اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو

اَشْرَكَ يُشْرِكُ ، اِشْرَاكًا
شرک کرنا، شریک بنانا

قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا - تو کہیں گے، اے ہمارے رب ! یہی ہیں ہمارے وہ شرکاء

الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا - جنہیں ہم پکارتے تھے

دَعَا يَدْعُوْ ، دَعْوَةٌ : بلانا، پکارنا

مِنْ دُوْنِكَ - تجھے چھوڑ کر

دُوْن : علاوہ، سوا

فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ - وہ (شرکاء) پھینک ماریں گے ان کی طرف بات

(یعنی جواب دیں گے)

اَلْقٰى يُلْقِىْ ، اِلْقَآءٌ :ڈالنا، پھینک مارنا (١٧)

اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ - یقیناً تم بڑے جھوٹے ہو

وَ اَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ - اور وہ (مشرک) ڈالیں گے اللہ کی طرف اس دن

ۨالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ - مکمل اطاعت ، اور گم ہو جائیں گے ان کے

السَّلَمَ : تسلیم، فرماں برداری، اطاعت، عاجزی

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ - وہ جو ، وہ لوگ گھڑا کرتے تھے

اِفْتَرٰى يَفْتَرِىْ ، اِفْتِرَآءٌ: (جھوٹ) گھڑنا

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا
شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۸۶﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ٍۨ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾

(اِنہیں کچھ ہوش بھی ہے کہ اُس روز کیا بنے گی) جبکہ ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے، پھر کافروں کو نہ حجتیں پیش کرنے کا موقع دیا جائیگا نہ ان سے توبہ و استغفار ہی کا مطالبہ کیا جائے گا، ظالم لوگ جب ایک دفعہ عذاب دیکھ لیں گے تو اس کے بعد نہ اُن کے عذاب میں کوئی تخفیف کی جائے گی اور نہ انہیں ایک لمحہ بھر کی مہلت دی جائے گی، اور جب وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں شرک کیا تھا اپنے ٹھیرائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے "اے پروردگار، یہی ہیں ہمارے وہ شریک جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے" اس پر اُن کے وہ معبود انہیں صاف جواب دیں گے کہ "تم جھوٹے ہو, اُس وقت یہ سب اللہ کے آگے جھک جائیں گے اور ان کی وہ ساری افترا پردازیاں رفو چکر ہو جائیں گی جو یہ دنیا میں کرتے رہے تھے

(They are heedless of) the Day when We shall raise a witness from each community and then the unbelievers will neither be allowed to plead nor will they be asked to repent and seek pardon. Once the wrong-doers have beheld the chastisement, neither will it be lightened for them nor will they be granted any respite. And when those who associated others with Allah in His Divinity will see those to whom they ascribed this share, they will say: "Our Lord! These are the beings to whom we ascribed a share in Your Divinity and whom we called upon instead of You," whereupon those beings will fling at them the words: "You are liars." On that Day they will offer their submission and all that they had fabricated will have vanished.

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾

امت کے خلاف رسولوں کی گواہی

- شہادتِ حق کا یہ اہم ترین مضمون اس سورت میں دو مرتبہ آیا ہے (آگے آیت ۸۹ میں بھی)، اس سے پہلے سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۴۳ اور سورۃ النساء کی آیت ۴۱ میں بھی اس کا ذکر آ چکا ہے۔
- قیامت کے روز تمام امتوں پر ان کے نبی اور رسول گواہی کے لیے پیش ہوں گے، اور یہ گواہی اس امر کی ہو گی کہ انہوں نے اپنے ذمے پیغام اس امت تک پہنچایا کہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر امت میں حق کی تبلیغ اور اتمام حجت کے لیے اپنے رسول بھیجے۔ وہ ان سے قیامت کے دن گواہی دلوادے گا کہ انھوں نے اللہ کا پیغام لوگوں کو پہنچا دیا
- روز محشر ہر امت کی پیشی کے وقت اس امت کا رسول عدالت کے سرکاری گواہ (prosecution witness) کی حیثیت سے گواہی دے گا کہ اے اللہ ! تیری طرف سے جو پیغام مجھے اس قوم کے لیے ملا تھا وہ میں نے بے کم وکاست ان تک پہنچا دیا تھا۔ اب یہ لوگ جوابدہ ہیں، ان سے محاسبہ ہو سکتا ہے۔ اس طرح تمام انبیاء ورسل اپنی اپنی امت کے خلاف گواہی دیں گے۔
- امت سے مراد یہاں امتِ دعوت ہے یعنی وہ قوم جس کی طرف کوئی رسول مبعوث ہو کے آتا ہے (نہ کہ وہ جو ایمان لائے)
- رسولوں کی گواہی (اتمامِ حجت) کے بعد اللہ تعالیٰ ان قوموں کا فیصلہ فرما دیں گے۔ اب اس کے بعد نہ انہیں زبان کھولنے کی اجازت دی جائے گی، اور نہ اللہ کی رضا طلب کرنے کی اجازت دی جائے گی
- مشرک لوگ جنہوں نے اللہ کے حقوق بھی تلف کیے اور اپنی جانوں پر بھی ظلم ڈھایا جب روزِ قیامت اللہ کے عذاب کی گرفت میں آئیں گے تو پھر نہ اس عذاب میں کوئی تخفیف ہی ہو گی اور نہ عارضی طور پر ہی ان کو اس سے مہلت نصیب ہو گی

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا - وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا

وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اور روکتے رہے راہ سے اللہ کی

زِدْنٰهُمْ عَذَابًا - زیادہ دیں گے ہم انھیں عذاب

فَوْقَ الْعَذَابِ - (عذاب کے) اوپر عذاب

بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ - بسبب اس کے جو وہ فساد کرتے تھے

وَيَوْمَ نَبْعَثُ - اور جس دن کھڑا کریں گے ہم

فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا - ہر اُمّت میں سے ایک گواہ

عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ - ان پر انہی میں سے

صَدَّ يَصُدُّ ، صَدًّا و صُدُوْدًا :روکنا

زَادَ يَزِيْدُ ، زِيَادَةٌ : زیادہ کرنا،زیادہ دینا

فَوْق :اوپر

وَ جِئۡنَا بِكَ شَهِيۡدًا عَلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ‌ ؕ وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحۡمَةً وَّ بُشۡرٰى لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ ۞ ٨٩

وَ جِئۡنَا بِكَ شَهِيۡدًا -اور لائیں گے ہم آپ کو (اے نبی ﷺ) بطور گواہ

جَآءَ يَجِيْءُ ، مَجِيْءٌ : آنا
(اگر ب کے ساتھ آئے تو معنی لانا)

عَلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ - ان لوگوں پر

هٰۤؤُلَاۤء: اسم اشارہ جمع قریب

وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ - اور نازل کی ہے ہم نے آپ پر یہ کتاب

تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ واضح ہوتے ہوئے ہر چیز کے لیے

بَانَ يَبِيْنُ ، تِبْيَانًا : واضح کرنا

وَّ هُدًى وَّ رَحۡمَةً وَّ بُشۡرٰى - اور ہدایت و رحمت اور بشارت ہے

لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ - فرماں برداری کرنے والوں کے لیے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ۝٨٨ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝٨٩ۧ

جن لوگوں نے خود کفر کی راہ اختیار کی اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکا انہیں ہم عذاب پر عذاب دیں گے اُس فساد کے بدلے جو وہ دنیا میں برپا کرتے رہے۔
(اے محمدؐ، اِنہیں اُس دن سے خبردار کر دو) جب کہ ہم ہر امت میں خود اُسی کے اندر سے ایک گواہ اٹھا کھڑا کریں گے جو اُس کے مقابلے میں شہادت دے گا، اور اِن لوگوں کے مقابلے میں شہادت دینے کے لیے ہم تمہیں لائیں گے اور (یہ اسی شہادت کی تیاری ہے کہ) ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کر دی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے اور ہدایت و رحمت اور بشارت ہے اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے سر تسلیم خم کر دیا ہے

As for those who disbelieved and barred others from the way of Allah, We shall add further chastisement85 to their chastisement for all the mischief they did.
(O Muhammad), warn them of the coming of a Day when We shall bring forth a witness against them from each community and We shall bring you forth as a witness against them all; (and it is for that purpose that) We sent down the Book to you which makes everything clear, and serves as a guidance and mercy and glad tidings to those who have submitted to Allah.

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝۸۹

رسولوں کی گواہی کے مضمون کی تکرار

- رسولوں کی گواہی (شہادتِ حق) کا یہ مضمون آیت ۸۴ میں بھی آیا ہے —وہاں پہ ذکر دوسری امتوں اور ان کی طرف مبعوث کیے جانے والے رسولوں کا تھا۔ خطاب بظاہر انھیں سے تھا لیکن روئے سخن قریش مکہ کی طرف تھا۔ گویا قریش مکہ کو در حدیث دیگراں کے انداز میں بات سمجھائی جا رہی تھی۔
- اب اس آیت کریمہ میں یہاں نبی کریم ﷺ سے خطاب کرکے فرمایا گیا ہے کہ جس وقت ہم دوسری امتوں پر گواہی کے لیے رسولوں کو کھڑا کریں گے اسی وقت آپ ﷺ کو ہم اس امت پر گواہ کے طور پر لائیں گے
- آپ ﷺ کی بنیادی بعثت اہل عرب کی طرف تھی، آپؐ نے ان تک اللہ تعالیٰ کا دین بے کم وکاست پہنچا دیا اور امانت کا حق ادا کر دیا اور ان کے ساتھ خیر خواہی کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ نبی کریم ﷺ کی اس گواہی کے بعد اہل عرب میں سے جو ایمان نہیں لائیں گے وہ پکڑے جائیں گے
- آپ ﷺ کی نبوت ورسالت نہ وقتی ہے نہ محدود۔ یعنی نہ تو آپؐ کسی خاص قوم کی طرف آئے ہیں اور نہ آپؐ ایک وقت کے لیے نبوت کے فرائض ادا کرنے کے لیے تشریف لائے ہیں بلکہ آپؐ کی رسالت تمام نوع انسانی کے لیے اور قیامت تک کے لیے ہے۔ اہل عرب پر تو دعوت کی حجت آپ ﷺ نے ادا کر دی لیکن وہ لوگ جو جزیرہ عرب سے باہر رہتے ہیں یا جو اگلی نسلوں میں پیدا ہوں گے ان کے بارے میں گواہی کون دے گا؟ ان پر حجت کیسے تمام ہو گی کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا؟
- اللہ تعالیٰ نے اس ذمہ داری کا بار نبی اکرم ﷺ کی امت پر ڈالا اور انہیں اس ذمہ داری کے سبب شہداء علی الناس قرار دیا

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝٨٩

امت محمدیہ کا فریضۂ شہادتِ حق

- اس امت وسط کے ذمے اللہ نے ایک ایسا فریضہ لگایا جو ان کا اصل کرنے کا کام ہے، سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرمایا، " وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ اور اے مسلمانو ! اسی طرح تو ہم نے تمھیں ایک امتِ وسط بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہو "
- اس سے پہلے اس منصب پر بنی اسرائیل کو فائز کیا گیا تھا لیکن انہوں نے مسلسل اللہ تعالیٰ سے کیے گئے عہد و پیمان توڑے۔ اس کی شریعت میں تبدیلیاں کیں، اس کی طراط مستقیم گم کر دی، اس کے مقرر کیے ہوئے قبلہ سے منحرف ہو گئے اور جن شہادتوں کے وہ امین بنائے گئے تھے ان شہادتوں کا حق ادا کرنے سے منحرف ہو گئے
- ایسی صورتحال میں نوع انسانی کی سب سے پہلی اور سب سے بڑی ضرورت اگر کوئی ہو سکتی تھی تو وہ یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسی امت برپا کرے جو اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ پر قائم ہو جو خود عدل کی تصویر ہو، اور دنیا میں عدل قائم کرنے کے لیے اٹھے۔ اسی عدل و احسان کو قائم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو دین بھیجا ہے اس دین کی خود بھی عامل بنے اور قیامت تک لوگوں کے سامنے اس دین کی گواہی بھی دے
- سب سے پہلے اسی گواہی کے منصب پر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو کھڑا کیا گیا کہ ان کا طریقہ اور عمل امت کے لیے نمونہ بھی ٹھہرے اور سنت بھی بنے۔ آپؐ نے اس کام کو ممکنہ طور پر سب سے بہترین طریقے سے کیا، آپ ﷺ کے بعد آنے والی انسانی نسلوں تک اللہ کے پیغام کو پہنچانے کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اس امت پر ڈالی۔ یہی شہادت علی الناس ہے۔ لفظ شہادت میں مبالغے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ یعنی دعوت کے کام کو کامل ترین صورت میں انجام دینا

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ؒ۸۹

امت محمدیہ کا فریضہ شہادتِ حق

- شہادت (گواہی کے معانی میں) اتنا اہم مضمون ہے کہ قرآنِ مجید میں یہ لفظ ۱۶۰ مرتبہ (اپنے مشتقات کے ساتھ) اسی مفہوم میں آیا ہے - [اور ان مشہور معانی میں نہیں آیا جواب عام ہو چکا ہے یعنی اللہ کی راہ میں مارا جانا] ....
- اس امتِ وسط کے ذمے اللہ نے ایک ایسا فریضہ لگایا جو ان کا اصل کرنے کا کام ہے، سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرمایا، " وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ اور اے مسلمانو ! اسی طرح تو ہم نے تمہیں ایک امتِ وسط بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہو " (آیت ۱۴۳)
- اس سے پہلے اس منصب پر بنی اسرائیل کو فائز کیا گیا تھا لیکن انہوں نے مسلسل اللہ تعالیٰ سے کیے گئے عہد و پیمان توڑے۔ اس کی شریعت میں تبدیلیاں کیں، اس کی طراط مستقیم گم کر دی، اس کے مقرر کیے ہوئے قبلہ سے منحرف ہو گئے اور جن شہادتوں کے وہ امین بنائے گئے تھے ان شہادتوں کا حق ادا کرنے سے منحرف ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس منصب سے معزول کر دیا
- اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو بطورِ آخری رسول مبعوث فرمایا اور اس امت کو بطور آخری امت ـــ نبی اکرم ﷺ نے اس پیغام کو بہ احسن انداز میں لوگوں تک پہنچا دیا اور پھر یہ ذمہ داری اپنی امت پر ڈال گئے کہ انسانوں تک یہ پیغام پہنچانا ہے
- لوگوں پر رسولؐ کی شہادت اور باقی انسانوں پر اس امت کی شہادت کا مضمون قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر آیا ہے
- اور اس یاد دہانی کے ساتھ آیا ہے کہ یہ رسول ﷺ کا فریضہ ہے اور اس امت کا بھی ـــ اور روزِ قیامت اس بابت رسولؐ سے پوچھا جائے گا اور امت سے بھی کہ انہوں نے کہاں تک اس فریضے کو نبھایا؟

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۸۹

امت محمدیہ کا فریضۂ شہادتِ حق

- نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبے میں ارشاد فرمایا تمام لوگوں سے سوال کی صورت میں **اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ**؟ لوگو! کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بیک زبان دیا کہ " اِنَّا نَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّیْتَ وَنَصَحْتَ" ایک روایت میں مزید تفصیل وارد ہوئی : " اِنَّا نَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّةَ " کہ اے نبیؐ ہم گواہ ہیں کہ آپؐ نے حق امانت ادا کر دیا، آپؐ نے حقِ تبلیغ ادا کر دیا، آپؐ نے حق نصحیت و خیر خواہی ادا کر دیا، آپؐ نے گمراہی کے پردوں کو چاک کر دیا"
- حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے یہ گواہی تین مرتبہ لی۔ پھر آپؐ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور تین مرتبہ زبان سے یہ الفاظ ادا فرمائے : "**اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ، اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ، اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ**" آپؐ نے اپنی انگشت شہادت سے پہلے اشارہ فرمایا آسمان کی طرف، پھر لوگوں کی طرف، زبان پر یہ الفاظ جاری تھے: "**اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ**" کہ اے اللہ! تو بھی گواہ رہ۔ اے اللہ! تو بھی گواہ رہ۔ اے اللہ تو بھی گواہ رہ کہ میں آج سبکدوش ہو گیا۔ میری ذمہ داری ختم ہو گئی۔
- خطبۂ حجۃ الوداع میں حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے گواہی لینے کے بعد آخری بات جو ارشاد فرمائی وہ یہ تھی : " **فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ**" کہ اب پہنچائیں وہ جو یہاں ہیں ان کو جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ اللہ کے پیغام کو نوعِ انسانی تک پہنچانے کا جو فریضہ انبیاء سرانجام دیتے تھے وہ اب اس اُمت کے ذمے ہے

وَيَوۡمَ نَبۡعَثُ فِىۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيۡدًا عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَجِئۡنَا بِكَ شَهِيۡدًا عَلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ ؕ وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً وَّبُشۡرٰى لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ ۝٨٩

امت محمدیہ کا فریضۂ شہادتِ حق

- نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین اور آخر المرسلین قرار پائے اور اب اللہ کے پیغام کو خلق خدا تک پہنچانے کی ذمہ داری اُمت کے کاندھوں پر ڈال دی گئی۔ گویا اب کارِ نبوت، کارِ تبلیغ، کارِ دعوت، فرائض رسالت اور نوعِ انسانی پر اتمامِ حجت یہ تمام کام اب تا قیامِ قیامت اس اُمت کے ذمے ہیں۔یہ فرضِ منصبی، مسلمانوں کے کاندھوں پر اجتماعی حیثیت سے عائد کر دیا گیا۔ یہ ہے وہ عظیم فریضہ اور یہ ہے نبوت و رسالت کے اس ''سلسلۃ الذہب'' (سنہری زنجیر) میں ایک مستقل کڑی کی حیثیت سے شامل کیے جانے کا مقام اور مرتبہ جو اے اُمت محمد (ﷺ) کو حاصل ہوا ہے اور جسے قرآن مجید میں بالکل غیر مبہم الفاظ میں بیان کیا گیا ہے :

- وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ

- اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اُس نے تمہیں اپنے کام کے لیے چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی قائم ہو جاؤ اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت پر اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام "مسلم" رکھا تھا اور اِس (قرآن) میں بھی (تمہارا یہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ - [22:78]

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ - یقیناً اللہ حکم دیتا ہے عدل کا

وَالْإِحْسَانِ - اور احسان کا

وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ - اور قرابت داروں کو دینے کا

آتَى يُؤْتِي ، إِيتَاءٌ : دینا (۱۷)

وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ - اور منع کرتا ہے بے حیائی سے

فَحْشَآء: برائی، بے حیائی

وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ - برے کاموں سے اور ظلم و زیادتی سے

مُنْكَر : وہ قول و فعل جن سے شریعت نے منع کیا ہو

بَغْي: میانہ روی سے بڑھنے کی خواہش، سرکشی، (ظلم و زیادتی)

يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ - (وہ) نصیحت کرتا ہے تم کو، تاکہ تم یاد رکھو۔

وَعَظَ يَعِظُ ، وَعْظًا: نصیحت کرنا

اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو

Surely Allah enjoins justice, kindness and the doing of good to kith and kin, and forbids all that is shameful, evil and oppressive. He exhorts you so that you may be mindful.

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْإِحْسَانِ وَإِيتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾

اسلام کا ایک جامع اجتماعی انسانی اور اخلاقی پروگرام

- یہ آیت کریمہ تمام قرآنی اوامر اور منہیات کا خلاصہ ہے
- حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا قول ہے کہ ما فی القرآن آیۃ أجمع للخیر والشر من هذه الآیۃ، قرآن مجید میں تمام ابواب خیر و شر کی جامع اس سے بہتر کوئی آیت نہیں ہے جس میں ہر طرح کے خیر کا حکم موجود ہے اور ہر طرح کی برائی سے روکا گیا ہے۔
- عثمان بن مظعونؓ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں اسلام تو لے آیا تھا لیکن اطمینان اس آیت کے نزول کے بعد ہی ہوا کہ واقعاً اسلامی تعلیمات جامع ترین اور مفید ترین تعلیمات ہیں۔
- حضرت عکرمہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ آیت ولید بن مغیرہ کو پڑھ کر سنائی تو اس نے کہا یَا ابْنَ أَخِیْ أَعِدْ، میرے بھتیجے ایک بار پھر پڑھ کر سناؤ۔ آپ ﷺ نے پھر اسے پڑھا، تو وہ کٹر دشمن ہونے کے باوجود کہنے لگا واللهِ إنَّ لَهُ لحلاوةً وإنَّ عَلَيْهِ لَطُلاوَةً وإنَّ أعلاهُ لمثمرٌ وإنَّ أسفلَهُ لمغدقٌ وما يقولُ هذا بشرٌ یہ تو بڑی شیریں ہے، اس کا ظاہر بڑا رنگین ہے، اس کا تنا پتوں والا ہے اور اس کی شاخیں پھلوں سے لدی ہیں، بخدا یہ کسی بشر کا کلام نہیں۔
- اس آیتِ کریمہ میں تین باتوں کا حکم دیا گیا ہے کہ اور تین باتوں سے روکا گیا ہے، لیکن یہ حیران کن امر ہے کہ جن بنیادی اخلاقیات کا حکم دیا گیا ہے وہ تمام اخلاق کی اساس معلوم ہوتے ہیں اور جن باتوں سے روکا گیا ہے وہ تمام منکرات کی جڑ معلوم ہوتے ہیں۔ اسلام کا تمام تر اخلاقی نظام انھیں اوامر و نواہی سے پھوٹتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ وَ اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ یَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ وَ الۡبَغۡیِ ۚ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۹۰﴾

1. **عدل:** عدل وہی چیز ہے جس کے محور پر تمام نظام ہستی گردش کرتا ہے۔ آسمان و زمین اور تمام موجودات عدالت کے ساتھ قائم ہیں، انسانی معاشرہ عدل کے بغیر صحیح طرح اپنی زندگی جاری نہیں رکھ سکتا۔

- ☜ عام طور پر عدل کا ترجمہ انصاف کر دیا جاتا ہے یعنی برابری۔ پھر اسی سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ انصاف کا معنی لین دین میں نصف نصف کر دینا ہے۔ اگر اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے تو زندگی کے بیشتر شعبے فساد کا شکار ہو جائیں، کیونکہ حقوق ہمیشہ نصف نصف کی بنیاد پر تقسیم نہیں ہوتے۔
- ☜ عدل، دو مستقل حقیقتوں سے مرکب ہے۔ ایک یہ کہ لوگوں کے درمیان حقوق میں توازن اور تناسب قائم ہو اور دوسرا یہ کہ ہر ایک کو اس کا حق بےلاگ طریقے سے دیا جائے۔ خواہ صاحب حق کمزور ہو یا طاقت ور، اور خواہ وہ پسندیدہ شخص ہو یا ناپسندیدہ۔ حقوق کی ادائیگی میں صرف حق کا لحاظ کیا جائے نہ کہ دوسرے اعتبارات کا (ان حقوق میں اخلاقی، معاشرتی، معاشی، قانونی اور سیاسی و تمدنی حقوق سب شامل ہیں)

2. **احسان:** کے معنی ہیں، کسی چیز کو بہتر سے بہتر صورت دینا، خوبصورت سے خوبصورت تر بنانا، آخری درجے تک کسی بھی چیز کو پہنچانے کی کوشش کرنا

- ☜ انسانی معاشرے میں بعض بحرانی واستثنائی مواقع پر تنہا عدالت اپنے جاہ وجلال اور گہرائی کے ساتھ کارساز نہیں ہوئی لہٰذا عدل کے ساتھ ساتھ احسان کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ حقوق کی ادائیگی میں عالی ظرفی کا طریقہ اپنایا جائے۔ انصاف کے ساتھ مروت کو جمع کیا جائے۔ قانونی دائرہ سے آگے بڑھ کر لوگوں کے ساتھ فیاضی اور ہمدردی کا رویہ اختیار کیا جائے۔ آدمی کے اندر یہ حوصلہ ہو کہ حتی الامکان وہ اپنے لیے اپنے حق سے کم پر راضی ہو جائے۔ اور دوسرے کو اس کے حق سے کم پر راضی ہو جائے۔ اور دوسرے کو اس کے حق سے زیادہ دینے کی کوشش کرے۔

اِنَّ اللّٰهَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ وَ اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ یَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡكَرِ وَ الۡبَغۡیِ ۚ یَعِظُكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۹۰﴾

3. ایتاءِ ذی القربیٰ (قرابتداروں کو دینا): اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی نہ صرف اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور خوشی و غمی میں ان کا شریک حال ہو اور جائز حدود کے اندر ان کا حامی و مددگار بنے۔ بلکہ اس کے معنی یہ بھی ہیں کہ ہر صاحب استطاعت شخص اپنے مال پر صرف اپنی ذات اور اپنے بال بچوں ہی کے حقوق نہ سمجھے بلکہ اپنے قریبی لوگوں کی ضرورت کے بارے میں بھی حساس ہو اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کو بھی وہ اپنی ذمہ داری میں شامل کرے۔

○ ان تین بھلائیوں اور مثبت اصولوں کے ذکر کے بعد تین ممانعتوں کا ذکر ہے

1. فَحشآء : سے مراد تمام بے ہودہ اور شرمناک افعال جو اپنی ذات میں نہایت قبیح ہیں، وہ کھلی اخلاقی برائیاں جن کا برا ہونا خود اپنے ضمیر کے تحت ہر آدمی کو معلوم ہوتا ہے۔ اور لوگ عام طور پر اس کو شرم ناک سمجھتے ہیں۔ مثلاً بخل، زنا، برہنگی، عریانی، عمل قوم لوط، محرمات سے نکاح کرنا، چوری، شراب نوشی، بھیک مانگنا، گالیاں بکنا اور بدکلامی کرنا وغیرہ۔ اسی طرح علی الاعلان برے کام کرنا اور برائیوں کا پھیلانا بھی فحش ہے۔ مثلاً جھوٹا پراپیگنڈا، تہمت تراشی، پوشیدہ جرائم کی تشہیر، بدکاریوں پر ابھارنے والے افسانے اور ڈرامے اور فلم اور عریاں تصاویر، عورتوں کا بن سنور کر منظر عام پر آنا، علی الاعلان مردوں اور عورتوں کے درمیان اختلاط ہونا اور سٹیج پر عورتوں کا ناچنا اور تھرکنا اور ناز و انداز کی نمائش کرنا وغیرہ (ت.ق)

2. مُنکَر : معروف کا الٹ ہے۔ معروف ان اچھی باتوں کو کہتے ہیں جن کو ہر معاشرے میں اچھا سمجھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس منکر سے مراد وہ نا معقول کام ہیں جو عام اخلاقی معیار کے خلاف ہیں اس میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جن کو انسان عام طور پر برا جانتے ہیں اور جن کو قبول کرنے سے انسان کی فطرت انکار کرتی ہے۔ دوسرا مفہوم یہ بھی کہ منکر وہ ہے جسے تمام سابقہ شریعتوں نے ناپسند کیا اور جس چیز کو شریعت اسلامی نے ناپسند بھی کیا ہو اور اس سے روکا بھی ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ وَ اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ یَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ وَ الۡبَغۡیِ ۚ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۹۰﴾

3. بَغِی: کے معنی ہیں سر کشی، تعدی، اپنی حد سے تجاوز کرنا اور دوسرے کے حقوق پر دست درازی کرنا۔

☞ اس میں ہر وہ سر کشی داخل ہے جب کہ آدمی اپنی واقعی حد سے گذر کر دوسرے شخص پر دست درازی کرے۔ وہ کسی کی جان یا مال یا آبرو لینے کے لیے اس کے اوپر ناحق کارروائیاں کرے۔ وہ اپنے زور و اثر کو ناجائز فائدہ اٹھانے کے لیے استعمال کرنے لگے۔ وہ کسی کی جان یا مال یا آبرو لینے کے لیے اس کے اوپر ناحق کارروائیاں کرے۔ وہ اپنے زور و اثر کو ناجائز فائدہ اٹھانے کے لیے استعمال کرنے لگے۔

☞ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ آدمی اپنی طاقت اور اپنے زور واثر سے ناجائز فائدہ اٹھا کر دوسروں کو دبانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کا تعلق حقوق العباد سے ہوگا۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی اپنی حدود کو نہیں پہچانتا اور اپنی بندگی کی حد کو پھلانگتا ہوا الوہیت کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور شرعی احکام کی پابندی کی بجائے اپنے احکام چلانے کی کوشش کرتا ہے یا ہوائے نفس کو اپنا معبود بنالیتا ہے۔ یہ تمام سر کشی کی صورتیں ہیں جس سے بندگی کا تصور پامال ہو جاتا ہے۔

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ - اور پورا کرو اللہ کا عہد کو

اَوْفٰى يُوْفِيْ ، اِيْفَآءٌ : وعدہ پورا کرنا (IV)

اِذَا عٰهَدْتُّمْ - جب بھی تم کوئی عہد کرو

عَاهَدَ يُعَاهِدُ ، مُعَاهَدَةٌ : عہد کرنا، معاہدہ کرنا (III)

وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ - اور مت توڑو قسمیں

نَقَضَ يَنْقُضُ ، نَقْضًا : توڑنا، ختم کرنا، بے حرمتی کرنا

بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا - ان کو پکا کرنے جانے کے بعد

وَكَّدَ يُوَكِّدُ ، تَوْكِيدًا : پختہ کرنا، استوار کرنا (II)

وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ - اور جبکہ بنا چکے ہو تم اللہ کو

عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا - اپنے اوپر ضامن (گواہ)

كَفُلَ يَكْفُلُ ، كَفَالَةً : ذمہ دار ہونا، ضامن ہونا

كَفِيْل : ذمہ دار۔ ضامن۔ ایفاء عہد کے لیے گواہ

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ - بیشک اللہ جانتا ہے اس کو جو تم کرتے ہو

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ - اور نہ ہو جانا تم اس عورت کی طرح جس نے توڑ ڈالا

تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِىَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾

غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ - اپنے کاتے ہوئے سوت کو، بعد (اسے) مضبوط کرنے کے

غزَلَ يغزِل ، غَزْلاً روئی یا اون کاتنا

أغْزَلَ يُغْزِلُ ، إغْزَالٌ : عورت کا چرخہ کاتنا

غَزِلَ يَغْزَلُ ، غَزَلٌ : عورتوں سے محبت جتانا، عورتوں کے حسن کی تعریف کرنا

غَزْلٌ : کاتا ہوا سوت

نَكَثَ يَنكُثُ و يَنكِثُ ، نَكْثًا: رسی کے بل کھولنا، توڑنا

اَنْكَاثًا - ریزے ریزے

اَنْكَاث ، نَكث کی جمع، ادھیڑی رسی، تار تار کیا کپڑا یا سوت

تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ - تم بناتے ہو اپنی قسموں کو

دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ - دھوکا دینے کا ذریعہ ,آپس (کے معاملات) میں

اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ - تاکہ ہو جائے ایک گروہ

هِىَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ - زیادہ فائدے میں دوسرے گروہ سے

اَرْبٰى ، رِبَا سے افعل التفضیل کا صیغہ (زیادہ بڑھی ہوئی)

اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ - حقیقت یہ ہے کہ آزماتا ہے تم کو اللہ اس (عہد و پیمان) سے

بَلَا يَبْلُوْ ، بَلَآءٌ: آزمانا

وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ - اور ضرور کھول دے گا تم پر

بَيَّنَ يُبَيِّنُ ، تَبْيِيْنٌ : کھول کر بیان کرنا

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰـكِنۡ يُّضِلُّ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَلَـتُسۡـئَلُنَّ عَمَّا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۳﴾

يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ - قیامت کے روز

مَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ - اس کو، تم لوگ اختلاف کرتے تھے جس میں

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمۡ - اور اگر چاہتا اللہ تو بنا دیتا تم سب کو

اُمَّةً وَّاحِدَةً - ایک ہی امّت (اور تم میں اختلاف نہ ہوتا)

وَّلٰـكِنۡ يُّضِلُّ - اور لیکن وہ گمراہ کرتا ہے

مَنۡ يَّشَآءُ - اس کو جس کو وہ چاہتا ہے

وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ - اور وہ ہدایت دیتا ہے اس کو جس کو وہ چاہتا ہے

وَلَـتُسۡـئَلُنَّ - اور ضرور تم سے باز پرس ہو کر رہے گی

سَاَلَ يَسْئَلُ ، سُؤَالٌ : سوال کرنا، پوچھنا

عَمَّا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ - اس کے بارے میں جو تم لوگ عمل کرتے تھے

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِىْ
نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِىَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

اللہ کے عہد کو پورا کرو جبکہ تم نے اس سے کوئی عہد باندھا ہو، اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد توڑ نہ ڈالو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنا چکے ہو اللہ تمہارے سب افعال سے باخبر ہے ۔ تمہاری حالت اُس عورت کی سی نہ ہو جائے جس نے آپ ہی محنت سے سوت کاتا اور پھر آپ ہی اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تم اپنی قسموں کو آپس کے معاملات میں مکر وفریب کا ہتھیار بناتے ہو تاکہ ایک قوم دوسری قوم سے بڑھ کر فائدے حاصل کرے حالاں کہ اللہ اس عہد و پیمان کے ذریعہ سے تم کو آزمائش میں ڈالتا ہے، اور ضرور وہ قیامت کے روز تمہارے تمام اختلافات کی حقیقت تم پر کھول دے گا ۔ اگر اللہ کی مشیت یہ ہوتی (کہ تم میں کوئی اختلاف نہ ہو) تو وہ تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا، مگر وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈالتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ راست دکھا دیتا ہے، اور ضرور تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس ہو کر رہے گی

محمد اقبال

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا
كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَ لَيُبَيِّنَنَّ
لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

And fulfil the covenant which you have made with Allah and do not break your oaths after having firmly made them, and after having made Allah your witness. Surely Allah knows all that you do.

And do not become like the woman who, after having painstakingly spun her yarn, caused it to disintegrate into pieces. You resort to oaths as instruments of mutual deceit so that one people might take greater advantage than another although Allah puts you to the test through this. Surely on the Day of Resurrection He will make clear the Truth concerning the matters over which you differed.

Had Allah so willed, He would have made you all one single community. However, He lets go astray whomsoever He wills and shows the Right Way to whomsoever He wills. Surely you shall be called to account regarding what you did.

وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدۡتُّمۡ وَلَا تَنۡقُضُوا الۡاَيۡمَانَ بَعۡدَ تَوۡكِيۡدِهَا وَقَدۡ جَعَلۡتُمُ اللّٰهَ عَلَيۡكُمۡ كَفِيۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۹۱﴾

ایفائے عہد (معاہدات) کی پاسداری

- گذشتہ آیات میں جو اوامر و نواہی دیئے گئے ہیں ان کی اصل روح مکارم اخلاق اور اخلاقی قدریں ہیں
- اب یہاں اس اہم بات کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے جس پر صرف اخلاقی قدروں کا ہی نہیں بلکہ پوری انسانی زندگی کی فلاح کا دارومدار ہے اور وہ ہے عہد کی پابندی
- اللہ سے عہد: جب ایک شخص اسلام قبول کرتا ہے تو وہ کلمے کی صورت میں اللہ تعالیٰ سے کچھ عہد کرتا ہے، میں عہد کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اِلٰہ نہیں بناؤں گا، کسی کو معبود نہیں سمجھوں گا، کسی کو حاکم حقیقی نہیں جانوں گا، کسی کے سامنے سر نہیں جھکاؤں گا، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کا خوف دل میں نہیں آنے دوں گا، حقیقی محبت اسی سے کروں گا اور نفرت بھی ہر اس شخص سے کروں گا جو اللہ تعالیٰ کا دشمن ہوگا اور میں یہ عہد بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان ہدایت کا ذریعہ محمد ﷺ کو جانوں گا، انھیں کو اپنا آئیڈیل بناؤں گا، انھیں کی زندگی کو اپنا رہنما سمجھوں گا، انھیں کا اسوہ حسنہ میرے لیے قانون ہوگا۔ اس عہد کا پاسداری انسان کو ایک حقیقی اور سچا مسلمان بناتی ہے
- اسی طرح وہ عہد جو اللہ کا نام لے کر کیے جائیں، ان صورتوں میں عہد کرنے والے گویا خدا کو اس معاملہ کا گواہ یا ضامن بناتے ہیں۔ ایسے معاہدے کی پاسداری بھی اس حکم میں شامل ہے
- اسلام نے وفائے عہد میں بہت ہی سختی کی ہے۔ اس میں کسی بھی وقت چشم پوشی کی اجازت نہیں دی۔ اس لیے کہ وفائے عہد وہ بنیاد ہے جس پر پورا اجتماعی نظام قائم ہوتا ہے، اس کے سوا اجتماعی نظام منہدم ہو جاتا ہے

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَیْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا یَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَیُبَیِّنَنَّ لَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾

ق

- اس آیت کریمہ میں خطاب تو مسلمانوں سے ہے لیکن اشارہ مشرکین عرب کے سیاسی چلن کی طرف ہے جسے وہ اپنے تئیں بڑی دور اندیشی اور سیاسی دانش کا مظہر سمجھتے تھے
- مشرک قبائل کا یہ دستور تھا کہ وہ ایک قبیلہ سے دوستی کا معاہدہ کرتے اس کے بعد اگر انھیں موقع ملتا، تو کسی دوسرے قبیلہ سے جو قوت اور دولت میں پہلے قبیلہ سے زیادہ ہوتا اس کے ساتھ معاہدہ کرتے خواہ یہ ان کا نیا دوست قبیلہ ان کے پہلے معاہد قبیلہ کا دشمن ہی کیوں نہ ہو - عرب ایسی باتوں کو ڈپلومیسی سمجھتے تھے جس میں کامیابی ان کے لیے بڑی عزت کی بات تھی اور یہ بالکل وہی سیاست ہے جو آج دنیا کا چلن ہے کہ تمہیں اپنے قومی مفادات اور قومی تحفظات کے لیے چاہے کیسا ہی جھوٹ بولنا پڑے اس کی پروانہ کرو۔ اس لیے کہ اخلاقی باتوں کا تعلق انسانوں کی انفرادی زندگی سے ہے۔ اجتماعی زندگی میں صرف مفادات پیش نظر رہنے چاہئیں، اخلاقیات کی پروا نہیں ہونی چاہیے
- قرآن کریم مشرکین کی کمزوری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرزندانِ توحید کو اس اخلاقی گراوٹ اور عہد شکنی سے مجتنب رہنے کی تاکید کر رہا ہے کہ تم نئے نئے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہو، یاد رکھو ! تم مکارم اخلاق کے داعی بنا کر بھیجے گئے ہو۔ معاہدوں کی دنیا میں افراد اور اقوام کی پہچان ایفائے عہد سے ہوتی ہے۔ مفادات کو دیکھ کر کسی ایک قبیلے سے کیا ہوا معاہدہ توڑ دینا بدترین عہد شکنی ہے۔ جو بندوں سے عہد نہیں نبھاتا وہ اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد بھی پورا نہیں کر سکتا۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا ۖ تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٩٢﴾

عہد شکنی کی ممانعت

- ایمان والوں کو یاد دہانی ! تم اخلاقی اعتبار سے اپنا جائزہ لیتے رہنا۔ کہیں تم میں بھی مفادات سے وابستگی اور ایفائے عہد سے بے پروائی پیدا تو نہیں ہو رہی۔ اگر تم نے ایسی عہد شکنی کی اور ایسی اخلاقی پستی کا ثبوت دیا تو لوگ مکارم اخلاق کا درس کس سے جا کر لیں گے؟ سیرت کی پختگی اور اطوار کی پاکیزگی کا نمونہ انھیں کہاں دستیاب ہوگا؟
- اگر تم نے ایسا کیا تو تمہاری مثال اس احمق عورت کی سی ہوگی جو دن بھر سوت کاتتی رہتی ہے اور شام ہوتی ہے تو اس کو پارہ پارہ کر دیتی ہے۔
- وعدوں کو پابندی سے نبھانا ایک بڑی آزمائش ہے۔ ایفاء عہد کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ تمہیں آزمانا چاہتا ہے اور دیکھنا چاہتا ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد تم اسلام کے تقاضوں کو کس حد تک پورا کرنے ہمت اور جرات کا ثبوت بہم پہنچاتے ہو
- دنیا میں اختلافات کا حتمی فیصلہ تو قیامت کے روز ہوگا کہ کون حق پر ہے اور کون برسر باطل۔ لیکن بہر حال، خواہ کوئی سراسر حق پر ہی کیوں نہ ہو، اور اس کا حریف بالکل گمراہ اور باطل پرست ہی کیوں نہ ہو، اس کے لیے یہ کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے حریف کے مقابلہ میں عہد شکنی اور کذب و افترا اور مکر و فریب کے ہتھیار استعمال کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو قیامت کے روز اللہ کے امتحان میں ناکام ثابت ہوگا، کیونکہ حق پرستی صرف نظریے اور مقصد ہی میں صداقت کا مطالبہ نہیں کرتی، طریق کار اور ذرائع میں بھی صداقت ہی چاہتی ہے۔

سُوْرَةُ النَّحْل

رکوع 12/13 - آیات 84 تا 93

- رسولوں کی اپنی امتوں پر دعوت پہنچادینے کی گواہی کا ذکر (روز قیامت ہر رسول اپنی امت کے خلاف گواہی دے گا کہ اُس نے اُن تک دین پہنچانے کا حق ادا کر دیا تھا اب اُنھوں نے اگر عمل نہیں کیا تو یہ خود ذمہ دار ہیں)
- نبی اکرم ﷺ کی اس امت پر گواہی۔ امت کی تمام آنے والے لوگوں پر گواہی (شہادت علی الناس)
- جو لوگ دنیا میں اللہ کے ساتھ دوسری ہستیوں کو شریک کرتے تھے، وہ ہستیاں روزِ قیامت ان سے اعلانِ برأت کریں گی
- قرآن مجید انسانوں کے رشد اور ہدایت کے لیے کامل ترین پروگرام ہے۔ لہٰذا انسان کے رشد و ہدایت کے حقیقی عوامل کی شناخت کے لیے قرآن مجید کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے
- قرآن کی جامع ترین آیتِ کریمہ میں اہم ترین ہدایات۔ عدل، احسان اور قرابت داروں سے حسن سلوک کا حکم، اور بے حیائی، برائی اور زیادتی سے منع فرمایا
- ایفائے عہد معاہدات کی پاسداری اور پابندی کی تلقین کی۔ قیامت کے روز اس سے متعلق باز پرس ہو گی